ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✲ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

PIARE

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۴ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۴ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ احسان۔ ۱۰ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل دن بھر تو ٹائیفائیڈ کے ٹیکہ کے باعث ناساز رہی۔ مگر اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کیوجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۱۳ ماہ احسان۔ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے —— حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے متعلق کل بذریعہ فون لاہور سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب حضرت نواب صاحب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں —— آج صبح کی گاڑی سے خان محمد عبد اللہ خانصاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضرت نواب صاحب کی علالت

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو

دوسری نصیحت جس پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا۔ میں نے یہ کی تھی۔ کہ جب کوئی بات کی جائے۔ تو اُس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اُسے پوری توجہ کے ساتھ سننا چاہیئے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ یہ بہت بڑا نقص ہے۔ کہ اِدھر ایک بات ختم ہوتی ہے اور اُدھر فوراً دوسرا سوال کر دیا جاتا ہے۔ اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ جب پہلی بات بیان کی جا رہی ہوتی ہے۔ تو اس وقت وہ شخص اپنے دل میں سوال کو دہراتا رہتا ہے۔ اس کی توجہ اس امر کی طرف ہوتی ہی نہیں۔ کہ جو بات بیان کی جا رہی ہے۔ اُسے میں توجہ سے سُنوں۔ بلکہ وہ اپنے سوال میں ہی محو ہوتا ہے۔ یہ طریق قابلِ اصلاح ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ اس کی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے کون سا وقت مقرر ہے۔ اور کب وہ وقت آنے والا ہے۔ جب اس کے کان میں کوئی ایسی بات پڑ جائے۔ جو اس کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دے۔ اگر کوئی شخص توجہ سے ہر بات سُنیگا۔ تو اس بات کا امکان ہو سکتا ہے۔ کہ اُس کی اصلاح کا وقت جلد آ جائے۔

لیکن جب وہ اپنے خیالات میں ہی محو رہیگا تو نہ دینی باتوں کو توجہ سے سُن سکے گا اور نہ اس کے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہو گی۔ کیونکہ خشیت روحانی باتوں کے ایک تسلسل کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے یونہی پیدا نہیں ہو جاتی۔ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پڑھا کرتا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جو کچھ انہوں نے مجھے پڑھایا۔ اُس سے مجھے بہت زیادہ اللہ تعالےٰ نے علم دیا۔ لیکن دراصل میں اُن کے پڑھانے کا اصل فائدہ صرف مندرجہ ذیل نصیحت ہی سمجھتا ہوں۔

حافظ روشن علی صاحب بہت سوالات کیا کرتے تھے۔ ایک دن اُن کو دیکھ کر مجھے بھی جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے بھی کوئی سوال کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ خربوزے سے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ تم نے بھی حافظ صاحب کو سوالات کرتے دیکھا۔ تو سمجھا کہ میں بھی سوال کر لوں۔ پھر فرمانے لگے۔ میاں جو کچھ تجھے آتا ہے۔ وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ تمہارے اعتراض کی وجہ سے میں کوئی پوشیدہ بات جو چھپا رکھی تھی وہ تو بتا نہ دوں گا۔ وہی بات جو میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔ اسی کو دہراتا چلا جاؤں گا۔

کیونکہ وہی مجھے آتی ہے۔ اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پھر یہ بھی تو سوچو۔ کہ میرا فرض ہی نہیں کہ میں تمہیں سمجھاؤں۔ تمہارا اپنا فرض بھی تو ہے۔ کہ سوچو اور غور کرو۔ اور جب تمہارے دل میں کوئی سوال پیدا ہو۔ تو اس کو حل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے بعد میں نے کبھی آپ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ پھر میں نے خود سوچنے کی عادت ڈالی۔ اور اس سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی شخص بھی سوال نہ کیا کرے۔ ہر شخص میں یہ قابلیت نہیں ہوتی۔ کہ وہ خود بخود غور کر کے سوال کو حل کر سکے۔ لیکن پھر بھی کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ انسان سوچنے کی عادت ڈالے۔ اور جو پہلو ذہن میں نہ آئیں۔ ان کو ذہن میں مستحضر کرنے اور ان کو وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسمعوا۔ پس بڑا کام انسان کا یہی ہونا چاہیئے۔ کہ وہ غور سے باتیں سنے۔ جب وہ سنتا ہے تو بیسیوں پہلو آپ ہی ذہن میں آ جاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی ایسی ہی ہیں۔ اُن پر غور کر کے میں نے بہت بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ میں نے آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کو نہیں پڑھا۔ جس میں مجھے سینکڑوں نئے سے نئے معارف نظر نہ آئے ہوں۔ اگر کسی کتاب کو میں پڑھنا شروع کروں۔ تو ابھی ایک دو صفحے ہی میں پڑھتا ہوں۔ کہ نئے سے نئے

مضمون اُن الفاظ سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب علوم دینیہ کا بیج ہیں۔ جن سے آپ ہی آپ کھیتیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پس اگر انسان سوچے اور تدبر سے کام لے۔ تو چھوٹی بات سے بھی بڑے بڑے نتائج حاصل کر سکتا ہے۔

"ملائکۃ اللہ" کے ایک حوالہ کی تشریح

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ "ملائکۃ اللہ" صفحہ ۵۴ پر حضور نے یہ ذکر فرمایا ہے۔ کہ وہ رسل جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اُن کے لڑکے کی بشارت اور قوم لوط کی تباہی کی خبر لے کر آئے تھے۔ وہ فرشتے تھے۔ مگر تفسیر کبیر (۲۲۲) میں حضور نے ان کو انسان قرار دیا ہے۔ حضور نے حوالہ دیکھ کر فرمایا۔

ملائکۃ اللہ میں میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے۔ یہ دوسروں کے عقائد کو تسلیم کر کے کیا ہے۔ اور تفسیر کبیر میں میرا ذاتی عقیدہ درج ہے۔ بعض دفعہ انسان عرف عام میں جو بات مشہور ہو۔ اس سے بھی استنباط کر لیتا ہے۔ گو اس کا مرجح پہلو دوسرا ہوتا ہے۔

رسول کریمؐ کی والدہ ماجدہ کیلئے دعا کی ممانعت کی وجہ

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضور نے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی۔

کل فرمایا تھا اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی والدہ کے متعلق دعا کرنے سے منع فرما دیا۔ آپ کی والدہ تو ظہورِ اسلام سے قبل ہی انتقال فرما گئی تھیں۔ پھر ان کے لئے دعا کی ممانعت کیوں کی گئی۔ جبکہ ہم ان لوگوں کے لئے دعا مانگ لیتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی والدہ کے متعلق دعا کرنے سے اس لئے منع کیا گیا۔ کہ اس وقت شرک کی کثرت تھی۔ اور اسی رَو میں ساری قوم بہتی جا رہی تھی۔ مگر یہاں تفصیلی دین موجود تھا۔ صرف زمانۂ نبوت سے بُعد کی وجہ سے دلوں پر ایک زنگ لگ چکا تھا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل لوگ ایسے مقام پر کھڑے تھے۔ جو کفر اور ایمان کی سرحد ہوتی ہے۔ جب آپ تشریف لائے تو کچھ لوگ اس طرف گر پڑے۔ اور کچھ اس طرف آ گئے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل لوگ ایمان اور کفر کی سرحد پر نہیں۔ بلکہ کفر اور شرک کے میدان میں ہی کھڑے تھے۔ اس لئے ان کے متعلق دعائے مغفرت کے کوئی معنے ہی نہیں ہو سکتے۔ البتہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہر چیز کا وزن ہے۔ ممکن ہے ایک شخص ایسا ہو کہ اس کے لئے ہدایت پانے اور سمجھنے کے مواقع زیادہ ہوں۔ مگر ان سے اس نے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ اس وجہ سے وہ خدا تعالےٰ کے حضور زیادہ مجرم ہو۔ لیکن دوسرا شخص ایسے مقام پر نہ ہو۔ تو اس کے لئے چونکہ اتنے مواقع نہیں ہوتے کہ ان تک ہدایت کی باتیں پہنچ سکیں۔ اس لئے ممکن ہے اللہ تعالےٰ کا منشا یہ ہو۔ کہ انہیں قلیل عرصہ کی سزا کے بعد جنت میں داخل کر دیا جائے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں ابھی وہ وقت نہ آیا ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے کہہ دیا ہو۔ کہ ابھی دعا کا وقت نہیں ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ روایات ہی غلط ہوں۔

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم میں تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم (التوبہ ع ۱۴) پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی والدہ کے متعلق دعا کی خواہش ہی کیوں کی۔

حضور نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی والدہ کے متعلق دعا کی خواہش کرنا ہی بتا رہا ہے۔ کہ ان کا شرک ظاہر نہ تھا۔ اگر آپ پر ان کے متعلق تبین ہو جاتا۔ تو آپ دعا کی خواہش ہی کیوں کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے بیشک آپ کو دعا کرنے سے منع کر دیا۔ مگر ممکن ہے ان کے لئے قلیل سزا مقرر ہو۔ اور پھر خدا نے ان کو چھوڑ دینا ہو۔

ہتھیلی یا چہرہ دیکھ کر حالات بتانا

ایک دوست نے عرض کیا کہ پامسٹری (یعنی ہتھیلی کو دیکھ کر آئندہ واقعات بتانے) کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے۔ آیا یہ کوئی یقینی علم ہے یا محض لغو چیز ہے۔

حضور نے فرمایا میرے پاس اس علم کے متعلق کتابیں تو کئی ہیں۔ لیکن مجھے اس کی طرف کوئی رغبت پیدا نہیں ہوئی۔ اور اسی وجہ سے وہ کتابیں میں نے پڑھی نہیں لیکن میں اتنا یقینی طور پر جانتا ہوں کہ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان کو اگر ایک بات معلوم ہوتی ہے۔ تو سو اس میں جھوٹ ملا دیتا ہے۔ اسی طرح اگر پامسٹ کی ایک بات درست ہوتی ہے تو سو باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔ میرے پاس اس کے متعلق کتابیں موجود ہیں۔ مگر میں نے انکو پڑھا نہیں۔ البتہ فزی آگ نومی (Physiognomy) یعنی انسانی چہرہ کی بناوٹ وغیرہ سے علمی رنگ میں جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ ان میں بہت حد تک سچائی پائی جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک عربی رسالہ مجھے دیا۔ اور فرمایا اسکو پڑھو۔ اس میں اسی علم کے متعلق بحث کی گئی تھی۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد ایک لڑکا جو میرا دوست ہی تھا میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا آؤ میں تمہارا چہرہ دیکھ کر بتاؤں کہ تمہارے اندر کیا کیا خواہشات پائی جاتی ہیں۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اس کے چہرہ کو دیکھ کر کہا۔ کہ تمہارا دل چاہتا ہے۔ میں بڑے بڑے سفر کروں۔ یورپ جاؤں امریکہ جاؤں۔ تجارت کروں گاڑیوں میں سواری کروں کاروں میں بیٹھوں۔ مجھے وہ نظارہ آج تک نہیں بھولتا۔ کہ میری یہ باتیں سنتے ہی اس کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کو یہ کس نے بتایا ہے۔ میں نے کہا میں نے علم سے معلوم کیا ہے۔ وہ کہنے لگا نہیں ضرور کسی نے آپ کو یہ بات بتائی ہے۔ کیونکہ میرے دل میں یہی خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ تک بندی ہی کچھ ایسی درست ثابت ہوئی۔ کہ وہ حیران رہ گیا اور اس نے سمجھا۔ کہ میں نے کسی اور سے اس کی خواہشات معلوم کر کے اسے یہ باتیں بتائی ہیں۔ پھر خدا کی قدرت یہ تو بچپن کی بات تھی۔ آخر وہ بڑا ہوا۔ سرکاری ملازم ہوا۔ اور مجھے قطعی طور پر اس کا کوئی خیال نہ رہا۔ آخر اس نے پنشن لی اور پنشن لینے کے بعد وہ واقعہ میں انگلستان اور امریکہ گیا۔ اس نے تجارت کی۔ اور وہیں فوت ہوا۔ جب مجھے اس کی وفات کی اطلاع آئی۔ تو اس وقت مجھے اسکے بچپن کا یہ واقعہ یاد آ گیا۔ تو جہاں تک انسان کے طبعی میلانات کا تعلق ہے چہرہ کی بناوٹ وغیرہ کو دیکھ کر ان میلانات اور خواہشات وغیرہ کا بہت حد تک علم ہو جاتا ہے۔ اور جب دوسرا شخص ویسا ہی عمل کر لیتا ہے۔ تو فزی آگ نومی والوں کے نزدیک یہ پیشگوئی بن جاتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان خواہشات کو دبا لیتا ہے اور ان کی بات پوری نہیں ہوتی۔ تو لوگ کہہ دیتے ہیں علم میں کوئی غلطی ہو گئی ہو گی۔

یہ صرف نبیوں کا ہی خاصہ ہے۔ کہ اگر ان سے کوئی اجتہادی غلطی ہو تب بھی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی بیشک سینکڑوں باتیں غلط ثابت ہو جائیں۔ لوگ کبھی اعتراض نہیں کریں گے۔ بلکہ انہیں کبھی خیال بھی نہیں آئے گا۔ کہ ایسا کیوں نہیں ہوا۔ لیکن اگر کوئی بات پوری ہو جائے تو کہہ دیتے ہیں اس کی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ اصل میں چہرہ کے نقوش سے انسان کے طبعی میلانات کا بہت حد تک پتہ لگ جاتا ہے۔ اور اسی پر اس علم کی بنیاد ہے۔ باقی پامسٹری کے متعلق میرے پاس کتابیں تو ہیں۔ مگر میں نے وہ پڑھی نہیں۔ اور نہ اب تک مجھے کوئی پامسٹ ملا ہے۔ کہ میں اس کی باتوں سے یہ اخذ کرتا۔ کہ اس علم کی بنیاد کیا ہے۔

میرے پاس ایک دفعہ ایک احمدی آیا۔ وہ اسی قسم کا ایک فن جانتا تھا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں سے روپیہ بھی کماتا تھا۔ میں نے اسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ اس ذریعہ سے روپیہ نہ کمائے۔ وہ ایک دن میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ نے اس ذریعہ سے مجھے روپیہ کمانے سے تو منع کر دیا ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں آپ کو یہ فن دکھا دوں۔ میں نے کہا دکھاؤ اسی مسجد کے ساتھ والے کمرہ میں وہ بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ آپ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں۔ میرے جیسے لوگ جنہوں نے فارسی نہ پڑھی ہو۔ ان کو جب کہا جائے۔ کہ وہ کوئی فارسی شعر اپنے دل میں سوچ لیں۔ تو

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا

کے سوا اور کوئی شعر انہیں آیا ہی نہیں کرتا۔ میں نے بھی یہی شعر اپنے دل میں سوچا۔ اور اس نے بتا دیا۔ کہ آپ نے یہ شعر سوچا ہوا ہے۔ میں نے کہا یہ چالاکی تو میں سمجھتا ہوں۔ کوئی اور بات بتلاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ آپ ایک سے دس تک کوئی ہندسہ سوچ لیں۔ میں نے سات کا ہندسہ سوچ لیا۔ اسی وقت اس نے ایک کاغذ اٹھا کر مجھے دکھا دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ حضور سات کا ہندسہ دل میں رکھیں گے۔ پھر کہنے لگا آپ اپنی پیٹھ پر سے کرتہ اٹھائیں۔ فلاں طرف آپ کے ضرور مسّہ ہے۔ میں نے کرتہ اٹھایا تو وہاں مسّہ بھی تھا۔ میں نے کہا مسّہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پہلی دو باتیں جو تم نے دریافت کر لی ہیں۔ وہ اب پھر دریافت کر کے دیکھو

تب میں سمجھوں گا۔ کہ تم بات دریافت کر لیتے ہو۔ وہ کہنے لگا اب نہیں۔ میں نے پھر بہتیرا زور لگایا۔ کہ میں دوبارہ کوئی فارسی شعر یا ہندسہ اپنے دل میں رکھتا ہوں تم اسے دریافت کرو۔ مگر پھر وہ اس طرف آیا ہی نہیں۔ آخر میں نے اس سے کہا تمہاری اور چالاکیوں کا تو مجھے علم ہو گیا ہے۔ یہ بتاؤ تم نے ہندسے کا کس طرح پتہ لگا لیا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ ہماری راول قوم اس فن میں بہت مشہور ہے۔ اور بڑی کثرت سے اس نے انسانی جسموں کو دیکھا ہوا ہے اس لیے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ ساٹھ فیصدی لوگوں میں کمر کے دائیں طرف ضرور مسّہ ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کسی مجلس میں ہم یہ بات بتاتے ہیں۔ تو ایسے آدمی ضرور نکل آتے ہیں جن کے دائیں طرف مسّہ ہوتا ہے۔ اور اگر تین چار کو یہ بات بتائی جائے۔ اور تین کے مسّے نکل آئیں۔ اور چوتھے کا نہ نکلے۔ تو لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہوگی۔ حالانکہ حساب کا کوئی سوال ہی نہیں۔ تجربہ سے ہم نے معلوم کر لیا ہے۔ کہ ساٹھ ستر بلکہ اسّی فیصدی لوگوں میں ضرور جسم کے دائیں طرف کوئی نشان وغیرہ ہوتا ہے۔ جب کثرت سے ہماری بات کی سچائی ثابت ہو جاتی ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک دو آدمیوں کے متعلق ہماری بات درست ثابت نہیں ہوئی۔ تو کوئی حسابی غلطی ہو گئی ہوگی۔

یہاں ایک دفعہ ایک اہلحدیث کے لیڈر آئے۔ اور انہوں نے ان باتوں کے متعلق شوق ظاہر کیا۔ تو میں نے انہیں اس شخص کے پاس بھجوا دیا۔ اتفاقاً جس قدر باتیں اس نے بتلائیں سب صحیح نکلیں۔ ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ وہ صاحب میرے پاس دوڑے دوڑے آئے اور کہنے لگے۔ یہ تو علم غیب جانتا ہے آپ اسے کہیں کہ وہ مجھے بھی یہ علم سکھا دے۔ میں نے کہا آپ تو اہلحدیث بنے پھرتے ہیں۔ اور آپ کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ علم غیب سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔ کہنے لگے اگر علم غیب نہیں تو اور کیا ہے۔ میں نے فلاں بات دل میں پوشیدہ رکھی تھی۔ اور وہ سب باتیں اس نے معلوم کر لیں۔ میں نے کہا اگر اسے علم غیب آتا ہے۔ تو اس سے پوچھو۔ کہ وہ بھوکا کیوں رہتا ہے۔ اور ہر روز مرے پر چوتھے ہم سے آکر یہ کیوں کہتا ہے۔ کہ مجھے کچھ دو۔ علم غیب سے رزق کیوں مہیا نہیں کر لیتا۔ اسی طرح اگر کسی ہامسٹ کو میں ایک دو دفعہ دیکھوں تو شائد پتہ لگا لوں کہ وہ کیا چالاکی کرتے ہیں۔ مگر مجھے کبھی ہامسٹ سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا

علم نجوم

ایک دوست نے عرض کیا کہ ایسٹرالوجی (یعنی علم نجوم) کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ ستارے انسانوں پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔ یہ درست ہے کہ ستارے مختلف تاثیرات رکھتے ہیں۔ اور انسان ان سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا میں اثر ڈالنے والی صرف یہی ایک چیز نہیں بلکہ بیسیوں چیزیں انسان پر اثر ڈال رہی ہیں پہلے سمجھا جاتا تھا کہ صرف سورج اور چاند کا دنیا پر اثر پڑتا ہے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ستاروں کا بھی باقی دنیا پر اثر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض ایسے ستارے ہیں۔ جن کی شعاعیں کئی کروں میں سے گزرنے کے بعد زمین پر اثر ڈالتی ہیں۔ علم نجوم کا ماہر ان تاثیرات سے جو نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ وہ ستاروں کی تاثیرات کے قواعد کلیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ تفصیل بیان کرتا ہے۔ تو اس میں کبھی صحیح بات کہہ دیتا ہے۔ اور کبھی غلط بات کہہ دیتا ہے کیونکہ صرف ستارے ہی انسانوں پر اثر نہیں ڈال رہے۔ بلکہ دنیا میں اور ہزاروں چیزیں ہیں۔ جو انسان پر اثر ڈال رہی ہیں۔ کبھی قانون شریعت کی زد میں انسان آجاتا ہے کبھی صحبت کا اثر اس پر ہو جاتا ہے۔ کبھی امنگوں اور اعلیٰ خواہشات کا فقدان اس پر اثر ڈالتا ہے کبھی گناہوں کی کثرت اس پر اثر ڈالتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ کہ اس پر لعنت ڈال جائے۔ کبھی صحت کی کمزوری اس پر اثر ڈالتی ہے۔ کبھی زمانہ کے مخفی اثرات سے وہ متاثر ہوتا ہے۔ کبھی ملک کا ماحول اس پر اثر ڈالتا ہے۔ غرض بیسیوں چیزیں ہیں جن سے انسان متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسٹرالوجر تو یہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ کہ فلاں ستارہ کے اثر کے ماتحت اسے کوئی انعام ملنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے یہ فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کہ اس پر عذاب نازل کیا جائے۔

پس محض کسی ستارہ کی تاثیر کو دیکھ کر انسان کسی دوسرے کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی آئندہ زندگی کس طرح گزرے گی۔ کیونکہ بیسیوں حالات ہیں جن میں سے اسے گزرنا پڑتا ہے بیسیوں چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کے اثرات کو بدل دیتی ہیں۔ اسی لئے حدیثوں میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذالک کافر بی مومن بالکوکب۔ کہ جو شخص کہتا ہے کہ فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔ وہ میرا کافر ہے۔ کیونکہ ستارہ تو اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ جب خدا چاہے گا اس کا اثر ڈالنا نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ اور جب خدا نہیں چاہے گا اس کے اثر کو کوئی اور چیز باطل کر دیگی پس دنیا میں صرف ایک چیز ہی اثر نہیں ڈال رہی۔ بلکہ بیسیوں چیزیں اپنا اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ پھر کوئی موافق اثر ہوتا ہے کوئی مخالف اثر ہوتا ہے۔ اور چونکہ ایک ہی وقت میں پچاس ساٹھ یا سو یا ہزار چیزیں اثر ڈال رہی ہوتی ہیں اور ہمیں ان کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ کہ وہ کون کونسی ہیں۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ فلاں بات صرف فلاں ستارہ کی تاثیر کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درحقیقت کئی چیزیں دنیا پر اکٹھا اثر ڈال رہی ہیں۔ اور اس وجہ سے فعل اسی ہستی کی طرف منسوب ہوگا۔ جس نے اصل فیصلہ صادر کرنا ہے۔ اسی لئے حدیثوں میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ من قال مطرنا بفضل اللّٰہ ورحمتہ۔ فذالک مومن بی کافر بالکوکب کہ جو لوگ کہتے ہیں خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مومن ہیں و من قال مطرنا بنوء کذا وکذا۔ فذالک کافر بی مومن بالکوکب (بخاری ابواب الاستسقاء)

اور جو لوگ کہتے ہیں فلاں فلاں ستارہ کے چکر اور اس کی گردش کے نتیجہ میں بارش ہوئی۔ اور ان چیزوں کو بنیاد قرار دیتے ہیں وہ مشرک ہیں۔

۱۲ جون ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

ایک اور خواب

فرمایا۔ کل ایک اور خواب بھی میں نے دیکھا تھا۔ جو سنانا یاد نہ رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کے دل میں وہ شبہ پیدا ہوا ہے۔ جس کا ازالہ رویا کے ذریعہ کیا گیا۔ یا ممکن ہے ایک سے زیادہ ایسے لوگ ہوں۔ جن کے دلوں میں وہ وسوسہ پیدا ہوا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کیفیت سے مجھے مطلع کیا ہو۔ بہرحال میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ ایک نوجوان میرے سامنے آیا ہے۔ اور وہ مجھ سے کہتا ہے۔ آپ صبح کی نماز میں کیوں نہیں آتے۔ میں نے اسے بتایا۔ کہ میں تو اس وجہ سے نہیں آتا۔ کہ صبح کے وقت مجھے اتنا ضعف ہوتا ہے۔ کہ میں کھڑا ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ بلکہ بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ بلکہ میں نے کہا مجھ سے بعض دفعہ وضو بھی نہیں ہو سکتا۔ اور تیمم سے نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ ممکن ہے ہماری جماعت میں سے کسی شخص کے دل میں میرے متعلق ایسا خیال پیدا ہوا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر یہ نظارہ مجھے دکھا دیا ہو۔

حضرت سیدہ اُمِّ طاہر رضی اللہ عنہا

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ کپورتھلہ

قدم نہادہ برایں معبرِ امید و بیم ۔۔۔ رسیدہ خرّم و خنداں بباغِ ناز و نعیم
بہ بارگاہِ بقا شد زِ کارگاہِ فنا ۔۔۔ خجستہ مادرِ طاہر کریمہ بنتِ کریم
نشانِ حُسنِ مآلش ثنائے خلقِ خدا ۔۔۔ دعائے مردمِ دانا دلیلِ فوزِ عظیم
نمودہ خدمتِ قومے کہ بود مخدومش ۔۔۔ زِ خاصگانِ خدا شد بہ التفاتِ عمیم
گواہ ہست بر و لجنۂ اماءُ اللہ ۔۔۔ کہ بود سعیِ جمیلش برائے دینِ قویم
بہ یُمنِ ہمّتِ عالی زِ راہِ ہمدردی ۔۔۔ بہ رنج و راحتِ ہر کس شریک بود و سہیم
پناہِ مفلس و محتاج حسبۃً لِلّٰہ ۔۔۔ اُمیدگاہِ اَرامل نگاہبانِ یتیم
دفا و مہر و مروّت بذاتِ اُو نازاں ۔۔۔ رضا و صبر و توکّل بہ فرقِ اُو دیہیم
نمودہ کسبِ فضائل بہ لطفِ خاصِ خدا ۔۔۔ گرفتہ بہرۂ وافر ز کوثر و تسنیم
چہ بود بود قتیلِ محبّتِ ازلی ۔۔۔ چہ گشت گشت فنائے رضائے ربِّ کریم

دلا بچشمِ بصیرت نگر بہ سیرتِ او ۔۔۔ کہ پند ہست و نصیحت برائے طبعِ فہیم
مثالِ آمر و مامور قلب و نبضِ صحیح ۔۔۔ کہ ایں کُند ہمہ تعمیل و آں دہد تعلیم

مُہیمنا تو بدانی کہ بندگانِ وفا ۔۔۔ نہادہ اند بہ امرِ تو گردنِ تسلیم
بہ درد و رنج و مصیبت ہمیں یقیں دانند ۔۔۔ کہ نیست خالی زِ حکمت کُند ہر آنچہ حکیم
کرم نما و بہ بخشائے و چارہ سازی کن ۔۔۔ نگفتہ کہ منم واسع و رؤف و رحیم

برائے سالِ وفاتش بفکر شُد مظہر
ندائے غیب در آمد "مقیم باغِ نعیم"
۱۳ ۔ ۶۳

تلونڈی جھنگلاں میں جلسہ جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۵ جون بروز جمعرات ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے علماء کرام و بزرگانِ عظام تشریف لاویں گے۔ ارد گرد کی جماعتیں جلسہ میں شامل ہو کر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار ولی محمد
سیکرٹری انچارج مقامی تبلیغ

معذرۃ
اِلٰی رَبِّکُمْ وَلَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ

میں جماعت کی اطلاع کے لئے صرف اسقدر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) میرے گھر میں دودھ کے لئے صرف ایک بھینس ہے اور ایک بکری۔ ان دونوں جانوروں کے بچے بھی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی بیل یا گائے نہیں۔ ان دونوں جانوروں کے لئے میں نے ۲۰ روپے ماہوار پر ایک ملازم رکھا ہوا ہے۔ جو چارہ وغیرہ نیز حفاظت کا کام کرتا ہے۔

(۲) میرے مکان کے ساتھ جو میری اراضیات ہیں وہ بھی یا تو بٹائی پر ہیں یا اجارہ پر۔ اور میں براہ راست کاشت نہیں کراتا۔

(۳) تنازعات کے متعلق عرض ہے کہ ایک مخالفِ سلسلہ نے میرے خلاف بعض ناجائز رپورٹیں ایک پولیس افسر کی سازش سے درج کروائی تھیں۔ اس کے متعلق ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کرنا ضروری سمجھا گیا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے مجھے کامیابی دی۔ اور فریق مخالف کو ۵۰۰ روپیہ کا حرجانہ پڑ گیا۔ اس شخص نے اس سے پہلے بھی اسی قسم کی ایک حرکت کی تھی۔ جس کی بناء پر اسکو ۲۶ روپے جرمانہ ہوا تھا۔

(۴) مارچ ۴۳ء میں جب میں سندھ میں تھا۔ تو موضع بھینی میں ایک بلوہ ہوا۔ اس بلوہ کی وجہ سے گاؤں کے بعض لوگوں کے خلاف پولیس کی طرف سے دفعہ ۱۰۷ کی کارروائی کی گئی۔ اور میرا نام بھی خواہ مخواہ بیچ میں رکھ لیا گیا۔ اس کی بناء بھی درحقیقت سلسلہ کی دشمنی کی وجہ سے تھی۔ اس کی بعض تفاصیل اخبار میں شائع ہو چکی ہیں۔ اسلئے مجھے ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کیس میں مجھے ایک سال میں ۲۸ دفعہ عدالت میں حاضر ہونا پڑا۔ مخالفین کا اصل مقصد مقامی تبلیغ کو روکنا تھا۔ بھابڑی کا کیس بھی اسی جذبہ کا ایک شاخسانہ ہے۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ یہ کیس پولیس کی طرف سے تھا۔ جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میری ضمانت نہیں لی گئی۔ اس کیس کا مجسٹریٹ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ میں نے ابھی پڑھا نہیں۔ لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ میری ضمانت نہیں ہوئی۔ اور بھی بعض کیس جائداد کے متعلق تھے۔ جن میں جماعت کے دیگر احباب بھی شامل ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں نے اس علاقہ میں جائدادیں خرید کی ہوئی ہیں۔ سب پر مقدمات چل رہے ہیں۔ اور ان میں اکابرینِ سلسلہ اور معزز ترین احباب شامل ہیں۔

(۵) اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ جماعت میں ایسے احباب موجود ہیں۔ جو نظارت علیا کا کام مجھ سے بہتر کر سکتے ہیں۔ یہ تقرری سالانہ ہوتی ہے۔ اور جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجھے اس عہدہ پر مقرر فرماتے ہیں۔ تو میں اپنے آپ کو اس کام کے لئے ضرور موزوں سمجھتا ہوں۔ کیونکہ حضور کا ارشاد اور فیصلہ میری رائے سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ موزونیت کے لئے کئی پہلو ہوتے ہیں محض قابلیت ہی اس کا معیار نہیں۔

(۶) یہ بات بھی قابلِ غور ہے۔ کہ جس شخص نے خط لکھا ہے اور اس میں حضور کو جس رنگ میں خطاب کیا گیا ہے۔ یعنی "ملجانا و ماوانا" لکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ امر خط کے مضمون کو اور بھی مشتبہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو حضور کے اصل خطاب سے مخاطب نہیں کیا۔

(۷) وقت کے متعلق بالکل غلط ہے۔ کہ بروقت دفتر نہیں آتا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میں اکثر مقررہ وقت سے پہلے دفتر آ جاتا ہوں۔ اور دفاتر بند ہونے کے اوقات کے بعد دفتر سے جاتا ہوں۔ خاکسار فتح محمد سیال ۶/۱۲/۴۴

جماعت احمدیہ اٹھوال کا جلسہ

جماعت احمدیہ اٹھوال کا سالانہ تبلیغی جلسہ ۱۸، ۱۹ جون بروز اتوار و سوموار ہونا قرار پایا ہے۔ مرکز سے علماء کرام و بزرگانِ عظام تشریف لاوینگے۔ ارد گرد کی جماعتیں جلسہ میں شامل ہو کر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار ولی محمد سیکرٹری انچارج مقامی تبلیغ

چندہ برائے تعلیم الاسلام کالج قادیان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت پر احمدیہ کالج قائم کرنے کے لئے جماعت کے سامنے اپیل فرمائی تھی۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ ۱½ لاکھ چندہ چند ماہ کے اندر جماعت کے ہر فرد کو کافی حصہ لیکر جمع کر دینا چاہیئے۔ بلکہ عورتوں اور بچوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہیئے۔ اب حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں جو اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ بجائے ۱½ لاکھ کے یہ رقم ۲ لاکھ کے قریب کر دی ہے۔ اس لئے جماعت کے عہدیداران اور صاحب ثروت احباب کو حضور کی اس مبارک اور شاندار تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ چونکہ یہ ذمہ داری حضور نے نظارت بیت المال پر ڈالی ہے۔ اس لئے میں حضور کے منشاء کو بہت جلد پورا کرنے کے لئے اپنے عملہ میں سے سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کو جماعتوں میں بھجوا رہا ہوں۔ ایک خاص آدمی مرکز سے بھجوانے کی اس لئے بھی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ حال ہی میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ کی رفتار کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ جس رفتار سے اب چندہ نقد یا وعدے جماعتوں سے آرہے ہیں۔ یہ کچھ خوشکن نہیں ہیں۔ یہ چندہ بہت جلد جمع ہونا چاہیئے۔ سو میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے عہدہ دار اور ذی اثر احباب نمائندہ بیت المال سے پورا تعاون کر کے حضور کی اس شاندار تحریک کو جلدی کامیاب کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہانتک ہو سکے دوست کوشش کریں۔ کہ رقم نقد دیں۔

مجھے اس کالج کی عظمت اور اہمیت بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوست حضور کے خطبات کو پڑھ کر اور سنکر اہمیت سمجھ چکے ہونگے۔ جو صاحب نقد دیتے ہیں یا وعدے کرتے ہیں۔ انکی فہرست براہ راست حضور کے پیش ہوتی رہی ہے۔ اور ہوتی رہے گی۔ تاکہ وہ دوست حضور کی دُعاؤں کے مستحق ٹھہریں۔ جو حضور کی ہر تحریک پر والہانہ طور پر حصہ لینے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اگر جماعت یہ چاہتی ہے کہ ہمارے نوجوان یورپ کے زہریلے اور تباہ کن اثرات سے بچیں۔ اور بچیں ہی نہیں۔ بلکہ اسلام کی پاکیزہ اور روشن شعاعوں سے یورپ کے جھوٹے فلسفہ کے متعدی جرمز کو مٹایا جائے۔ تو اس کالج کی مدد کرنا ہر ذی ہوش اور عقلمند احمدی اپنا فرض اولین سمجھے۔ جو نوجوان اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے نکلیں گے وہ انشاء اللہ ایسی سائنس اور فلسفہ کے عالم ہوں گے۔ جس کی بنیاد قرآن کریم کے حقیقی فلسفہ پر ہوگی۔ جس کے سامنے یورپ کا وہمی فلسفہ دھوئیں کی طرح اُڑتا ہوا نظر آئیگا۔ اب جماعت کا کام ہے کہ وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور اس کالج کی پوری مدد کر کے حتے الوسع جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال

اعلان ضرورت زود نویساں

زود نویسی کے لئے پہلے سات ماہ تک ٹرینڈ کرایا جائے گا۔ ٹریننگ کے زمانہ میں ۴۵/- ماہوار تنخواہ معہ خرچ ٹریننگ دی جائے گی۔ ٹرینڈ ہونے کے بعد ۵۵-۳-۸۵ کے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دی جائیگی۔ مولوی فاضل انٹرنس پاس یا جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ پاس شدہ درخواست کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تمام بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

قائدین اور زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے جملہ خدام کی فہرست حزب وار مرتب کر کے شعبہ تجنید کو جلدی بھجوا دیں تاکہ مجلس کے ساتویں سال کا ریکارڈ صحیح طور پر مرتب کیا جا سکے۔

جو خدام نئے شامل ہوئے ہوں یا کسی اور جگہ تبدیل ہو کر چلے گئے ہوں۔ ان کا ذکر خاص طور پر ضروری ہے۔ خاکسار قدرت اللہ

مہتمم شعبہ تجنید مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

مولوی محمد علی صاحب اور مولوی مصری صاحب کی خدمت میں کچھ عرض

مجھے پیغام صلح ۲۳/۲۴ مئی ۱۹۴۴ء سرسری نظر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں "خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء" اور "جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے مضمون پر نظر" از جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری" کے عنوان تھے۔ خطبہ کا بیان واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً پر تھا۔ جو قطع نظر اس کے کہ وتنسون انفسکم کے مصداق تھا۔ اور ولا تفرقوا کی صریح خلاف ورزی۔ جناب امیر صاحب غیر مبایعین کا جناب سید امجد علی شاہ صاحب پر طعنہ زنی کرتے ہوئے حدیث شریف مشارٌ الیہ پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے دریغ نہ کرنا مناسب نہ تھا۔

جناب امیر صاحب غیر مبایعین کا یہ موازنہ بھی کہ جو مبائع غیر مبائع ہو گئے ہیں وہ بہ نسبت ان غیر مبائع کے جو مبائع ہو گئے ہیں۔ بہت اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ سراسر پراگندہ پروپیگنڈہ ہے۔ ورنہ ظاہر ہے۔ کہ اول جو احباب اگر وہ غیر مبائع میں سے بیعت خلافت کرتے ہوئے مرکز میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد مرکز سے روگردانی کرنے والوں کی نسبت زیادہ ہے۔ دوم۔ مرکز سے روگردانی کرنے والے جس قدر بھی ہیں۔ ان میں سے النادر کالمعدوم ہونگے۔ جو مرکز سے تعزیری طور پر خارج کر دئے جانے کے بعد امارت غیر مبایعین میں پناہ گزین نہیں ہوئے۔ برخلاف اس کے وہ تمام غیر مبائع احباب جو مرکز میں آئے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ بطیب خاطر آئے ہیں۔ بلکہ اس مایوسی کے بعد آئے ہیں۔ جو ان کو جناب امیر صاحب غیر مبایعین کے ناموزون رویہ میں اصلاح کرنے کی کوشش میں ہوئی ہے۔

جناب امیر صاحب غیر مبایعین نے اپنے مایہ ناز احباب کے اسم گرامی مندرجہ ذیل بتلائے ہیں۔ (۱) مولوی سید محمد احسن صاحب (۲) ڈاکٹر سید طفیل حسین صاحب (۳) مولوی محمد یعقوب خانصاحب (۴) سید اختر حسین صاحب (۵) مولوی احمد یار صاحب (۶) مولوی عمر الدین صاحب شملوی (۷) آصف صاحب (۸) شیخ عبد الرحمن صاحب مصری۔ افسوس ہے کہ جناب امیر صاحب نے مرحوم مولوی محمد احسن امروہی کے اس نعرے کا کہ "میں نے جسے مسند خلافت پر بٹھایا تھا میں ہی اسکو معزول کرتا ہوں"۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس نعرے سے کہ "میں نے جسے ہتھے کے آسمان پر چڑھایا تھا۔ اب میں ہی نیچے زمین پر گراؤنگا" موازنہ نہیں کرتے۔ حالانکہ ان دونوں نعروں میں ایسی مشابہت تامہ ہے جسے ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے اور جسپر معمولی غور کر لینے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مصلح موعود کو مسیح موعود علیہ السلام کے حسن احسان سے کسقدر مشابہت ہے۔ اور اللہ کریم کی نظر میں یہ دونوں کتنا بڑا درجہ رکھتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید طفیل حسین شاہ صاحب تو شروع سے ہی ان کے طفیلی ہیں۔ غالباً ان کو چنداں بحث و مباحثہ کا مذاق بھی نہ ہوگا باقی نمبر ۳ لغایت ۸ میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں۔ جو مرکز سے خارج شدہ پناہ گزیں ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں کی حیثیت خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری وائس پریذیڈنٹ۔ سید حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی۔ جن کو بیعت لینے کے واسطے غیر مبایعین نے خلیفہ قرار دیا تھا۔ خان بہادر میاں محمد صادق صاحب۔ سید امجد علی شاہ صاحب اور ماسٹر فقیر اللہ صاحب سے جو ان کی انجمن کے ممتاز معتمد عہدیدار کار پرداز اور امام تھے۔ جن کی تعریف میں جناب امیر صاحب رطب اللسان رہا کرتے تھے۔ اور جن کو بیعت سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ بہر حال کم ہے۔

رہا معاملہ جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور اُن کی "نظر" کا۔ اگرچہ آپ بھی مرکزی تعزیر سے خارج شدہ ہیں۔ مگر آپ کی ذات میں یہ خصوصیت بھی ہے۔ کہ آپ مرکز کے پروردہ بھی ہیں۔ اور

جماعت احمدیہ سٹھیالی کا شاندار تبلیغی جلسہ

۸ ر جون صبح دس بجے جماعت احمدیہ سٹھیالی کا تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال شروع ہوا۔ جلسہ گاؤں کی شرقی جانب برلب نہر کھلے میدان میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ۱۰ سے ۱۲ بجے تک طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں اس کے بعد ۱۲ تا ۲ مولوی شریف احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مولوی عبد الکریم صاحب اور محمد منشی خان صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ وفات مسیح ناصری اور ختم نبوت پر تقاریر کیں اور پنجابی نظمیں پڑھیں۔

۲ بجے سے ۴ بجے تک نمازوں کے لئے جلسہ برخاست کیا گیا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ۴ بجے سے ۶ بجے تک تلاوت و نظم کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ ۶ بجے سے ۷ بجے تک حقیقت بہائیت پر مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے تقریر فرمائی بہائی جو کرسی انغانان متصل سٹھیالی میں رہتے ہیں حیلے بہانے مناظرہ دیگر فرار کر گئے۔ اس کے بعد صاحب جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال نے صداقتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے احمدیوں کو خصوصیت سے تبلیغ کرنے کی ہدایت فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پنجاب میں مبعوث فرمانے میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت بھی ہے کہ ہم ہمسایہ غیر مسلم اقوام سے اسلامی رواداری کے ماتحت تعلقات رکھیں۔ اور حکومت کے ساتھ باوجود اس کے بعض افسروں کی زیادتی کے پوری پوری وفاداری کریں۔ اور ایسے نازک وقت میں حکومت کی امداد کریں۔ اور بھرتی زیادہ دیں اس کے بعد دعا و پر جلسہ برخاست ہوا۔

مبلغ سیرالیون کی واپسی اور درخواست دعاء

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ سیرالیون کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان واپس آنے کی اجازت عطا فرما دی ہے جو سب احمدی بھائی اور بہنوں کی خدمت میں بصحت و عافیت پہنچنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں نیز خصوصیت سے اس امر کی دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور افریقہ کے طول و عرض میں اور ساری دنیا میں احمدیت کو کامل غلبہ حاصل ہو۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان معافی

میاں محمد حسین صاحب مالی ساکن کوٹ رحمت خان جو ناصر آباد اسٹیٹ میں بطور مالی کام کرتے ہیں کو خلاف معاہدہ فعل کی بنا پر مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب ان کی درخواست معافی پیش ہونے پر کہ ان کا یہ پہلا قصور ہے اور کہ انہوں نے اپنے قصور کا اعتراف کر کے پہلے معاہدہ کی پابندی کا اقرار کر لیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کو ازراہِ کرم و شفقت معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

ایسے تمام احمدی احباب جنہوں نے کیمسٹری میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے یا اس سال انہوں نے اس مضمون میں ایم ایس سی کا امتحان دیا ہے وہ بہت جلد اپنے نام اور پتہ اور اپنے بی ایس سی کے مضامین اور حاصل کردہ ڈویژن اور نمبروں سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ اگر تعلیم الاسلام کالج کے لئے ان کی خدمات کی ضرورت پڑے تو وہ یہاں آنے کے لئے تیار ہوں گے ؟

[illegible]

ذہبی اپنے دامن کی طرح پہلے کچھ عرصہ تک یہ پوزیشن لگائی کہ آپ کو مرکز کے عقیدہ کے مطابق نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کامل ایمان ہے۔ اسلئے جبکہ آپ پہلے بھی کامل کا مصدق ہو جانا تھا۔ تو ضروری تھا کہ سابقہ عقیدہ کو پس پشت کرتے ہوئے پسر موعود کے بھی مکفر ہو جاتے ورنہ صاحب نظر کے واسطے یہ سمجھ لینا کوئی بڑی بات نہ تھی کہ اللہ کریم نے جو اپنے مامور مرسل کو ہوشیارپور میں لے جا کر "اربعین لیلۃ" کا چلہ کٹوایا اور اس کے سلسلہ کی نگہبانی کیلئے بشیر ثانی کی پیشگوئی جس کے ۹ سال تک پیدا ہونے کا تھا کرا دی تو یہ معمولی بات نہ تھی۔ جیسا کہ القائے ربانی میں غیب کا مرحلہ ودیعت ہوتا ہے حقیقت پیشگوئی اس کے پورا ہونے پر ہی معلوم ہوتی ہے۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ روحانی سلسلہ ہے اس کا مدار لدُنی اور القائے ربانی الہام۔ رویا کشوف پر ہے۔ بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عالم الغیب فلا یظہر علٰی غیبہ احداً۔ الا من ارتضٰی من رسول کے تواتر پر اپنی بعثت اور نبوت کو منحصر کرنا اور سلسلہ میں بکثرت ان احباب کا داخل ہونا جن کو بذریعہ القائے ربانی مذکورہ اور با غلام مجذوب فقراء کے رہبری ہوئی۔ نیز سلسلہ میں داخل ہونے والوں کا القائے ربانی سے مشرف ہو جانا سلسلہ کی صداقت کے بیّن دلائل ہیں۔ القائے ربانی سے بے اعتنائی امر دیگر ہے۔ مگر یہ غلط نہیں ہو سکتا کہ جیسا کہ کوئی شخص بغیر القائے ربانی کے اس سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ جو کہ اس سلسلہ ربانی سے روگردانی کرتا ہے اس پر بھی القائے ربانی نے حجت قائم نہ کر دی ہو مجھے یقین ہے کہ روگردانی کرنے والے کو کسی نہ کسی رنگ میں ضرور القاء کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے۔ اب اس کا اس نعمت موہوبہ القائے ربانی سے محروم ہو کر اس پر استہزا کرنا اور شور مچانا کہ الفضل میں خوابوں کے [illegible]

باجلاس چودھری حمید اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی پی سی ایس صاحب سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ ضلع فیروزپور

کوردت چند ولد جانن مل سکنہ موگہ منڈی ڈگریدار بنام اسمٰعیل ولد فتح دین جٹ مسلمان سکنہ ہوڈھی والہ حال ٹھٹھہ تحصیل رام نگر ریاست بیکانیر مدیون

اجرا مطالبہ ۹۲/-

مقدمہ مندرجہ صدر میں مدیون اسمٰعیل کے نام کئی مرتبہ نوٹس اور اشتہار نیلام جاری ہو چکے ہیں۔ جس سے عدالت کو یقین ہو گیا ہے کہ اس کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا اسمٰعیل مدیون مذکور کے نام اشتہار بذریعہ آرڈر ۲ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ اگر مدیون مذکور مورخہ ۲۲/۶/۴۴ کو اصالتاً و وکالتاً یا بذریعہ مختار جس کو پیروی مقدمہ کا حق حاصل ہو عدالت ہذا مقام زیرہ آکر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہ کریگا تو ان کے خلاف یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۴۴ء بہ دستخط ہمارے۔ مہر عدالت کے جاری کیا گیا

دستخط حاکم بحروف انگریزی (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈونیٹ سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں اکیس۔ ایم گروپ کے طور پر ٹریننگ حاصل کرنے کی غرض سے داخلہ کے لئے اُمیدواران کی ۱۶/۴۴ تک درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اسی سلسلہ میں مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ اسامیوں کی تعداد بقدر ۸۰ بڑھا دی گئی ہے گویا کل ۲۰۰ عارضی خالی اسامیاں ہیں جن میں سے ۶۷ + ۱۴۰ مسلمانوں کے لئے اور ۷ + ۱۹ سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

کم سے کم تنخواہ ۴۰/- روپیہ ماہوار (دوران جنگ کے لئے) سکیل ۶۰-۲-۵۰-۲/۱-۲-۳۰ ہیں۔ علاوہ گرانی و دیگر الاؤنسز جو قواعد کے مطابق دیئے جا سکتے ہیں

اوصاف:۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتیجہ ڈویژنوں میں شائع ہوتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ اُمیدوار جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سکنڈ ڈویژن میں کامیاب نہیں ہو سکے انھیں بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے۔

عمر:۔ ۱/۷/۴۴ کو اٹھارہ سے پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ پوری تفصیلات سیکرٹری کے نام ایک لفافہ ارسال کرنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ درج ہو حاصل کی جا سکتی ہیں۔

فوری ضرورت

ہمیں اپنی پشاور کی دکان (کار ریڈیو) کے لئے ایک محنتی اور ہوشیار سیلزمین SALES. MAN کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں گفتگو کر سکے اس کام کا تجربہ رکھنے والے اصحاب کو ترجیح دیجائے گی۔

محمد ضیاء اللہ معرفت اکنز لمیٹڈ۔ قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

استقاط کا مجرب علاج

جو مستورات استقاط کے مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا (رجسٹرڈ) نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا (رجسٹرڈ) کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست ۔۔ اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضہ

دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۲ جون۔ سپریم اتحادی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکن فوج دریائے ویزر کے مشرق میں بڑھتی ہوئی ٹری ویزر کے علاقہ میں پہنچ گئی ہے۔ شیر برگ میں دشمن کے ٹھکانوں پر اتحادی جہازوں نے سخت گولہ باری کی۔ جس علاقہ میں دشمن نے پانی پھیلا دیا تھا وہاں بھی اتحادی پیش قدمی کو روکا نہیں جا سکا۔ اتحادی فوجوں کی پیشقدمی کی رفتار کو تسلی بخش خیال کیا جاتا ہے۔ شیر بورگ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی دشمن کو اپنی تمام طاقت مقابل پر لانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اور جرمن تھوڑے تھوڑے ریزرو دستے میدان میں لا رہے ہیں۔ سمندری علاقہ میں پاؤں جمانے کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔ پہلے یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ موسم کی خرابی وغیرہ کے باعث حملے میں پہل کہیں دشمن کے ہاتھ میں نہ چلی جائے۔ مگر اب یہ خطرہ دور ہو چکا ہے۔ اب اتحادی شیر بورگ کی بندرگاہ کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ممکن ہوا سے ایک طرف چھوڑ کر آگے نکل جائیں۔

لنڈن ۱۲ جون۔ اٹلی میں اتحادی فوجیں روم سے ۷۵ میل مغرب میں پہنچ چکی ہیں۔ چودھویں جرمن فوج کو بالکل تتر بتر کر دیا گیا ہے۔

کانڈی ۱۲ جون۔ کوہیما سے مشرق کی طرف جانے والی اتحادی فوج کی جسامی سڑک پر جاپانیوں سے کوہیما سے ۲۳ میل کے فاصلہ پر جھڑپ ہوئی۔ امپھال کے علاقہ میں بھی اتحادی برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔ امپھال کے میدان کے آس پاس بھی دشمن نے اتحادی چوکیوں پر حملے کئے مگر کوئی کامیابی نہ حاصل کر سکا۔ برما کی سرحد کے اس پار ٹُنگ ہلنگ پر اتحادی قبضہ سے برما روڈ کے کھولے جانے کی آدھی لڑائی ختم ہو چکی ہے۔

چنکنگ ۱۲ جون۔ چنگشا پر بڑھنے والی جاپانی فوج اب ایک طرف شہر سے صرف ۱۲ میل پر ہے۔ جاپانی توپیں شہر پر سخت گولہ باری کر رہی ہیں اور چینی شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ جون۔ اتحادی حملہ کے ساتھ ہی فرانسیسی محبان وطن نے جنوب مشرقی فرانس میں اپنی سرگرمیاں تیزی سے شروع کر دی ہیں۔ جرمنوں کے گولہ بارود اور پٹرول کے ذخائر کو اڑایا جا رہا ہے۔ ریلوے لائنوں۔ فیکٹریوں اور ٹیلیفون کے تار کاٹے جا رہے ہیں۔ جرمن سخت منتقمانہ کارروائیاں کر رہے ہیں۔ محبان وطن کو پھانسی دیا جاتا۔ اور دیہات کو نذر آتش کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۱۲ جون۔ کانگرسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ گاندھی جی لارڈ ویول کو لکھیں گے۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے بغیر میری رہائی بے معنی ہے۔ انہیں بھی رہا کیا جائے یا پھر مجھے بھی جیل بھیجدیا جائے۔

بمبئی ۱۲ جون۔ ایک مِل کی عمارت میں آگ لگنے سے قریباً بیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اس عمارت میں کئی فیکٹریاں تھیں۔ چھت اڑنے سے اتنے زور کا دھماکہ ہوا۔ کہ لوگوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔

لنڈن ۱۲ جون۔ فرانس کے محاذ سے گرفتار شدہ بارہ سو جرمن قیدی انگلستان لائے گئے ہیں۔ ان میں روسی چیک اور پول سپاہی بھی ہیں۔ ایک جاپانی بھی ہے۔

کلکتہ ۱۲ جون۔ بنگال کے اٹھارہ اضلاع میں ملیریا۔ ہیضہ اور چیچک کے امراض پھیلے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر بی۔ سی رائے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اسوقت دو کروڑ بنگالی ان امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔

پیرس ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پٹیان گورنمنٹ کا لیبر منسٹر جرمنوں سے تعاون کرنے والی فوج میں شامل ہو گیا ہے۔

چنکنگ ۱۲ جون۔ چینی گورنمنٹ اور کمیونسٹوں میں سمجھوتہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ چند روز میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔

چنکنگ ۱۲ جون۔ بیان کیا گیا ہے کہ امریکہ کے نائب صدر کی چین میں آمد کا مقصد چین کے فوجی مسائل یا اس کو امداد کا یقین دلانا نہیں۔ بلکہ وہ جنگ کے بعد کے چین کے تمدنی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ نارمنڈی کے جنگی رقبہ سے تین ہزار فرانسیسی نکال کر انگلستان لائے گئے ہیں۔ جن کے لئے شمالی آئرلینڈ میں کیمپ قائم کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۲ جون۔ جنرل منٹگمری نے فرانس میں اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۲ جون۔ چیکوسلواکیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر بینش نے اہل وطن کے نام ایک پیغام براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اتحادی حملہ اس وقت تک نہیں رک سکتا جب تک جرمنی کی تباہی ایک سچائی نہ ثابت ہو جائے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ فرانس میں اتحادی فوجیں اب ایک جگہ نارمنڈی سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر لڑ رہی ہیں۔ اور ۶۰ میل لمبے ساحل پر پوری طرح پاؤں جما چکی ہیں۔ ٹلے کاں کے علاقہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں کیلئے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کیرنٹن جو ایک اہم ریلوے اور ٹریفک سنٹر ہے۔ اب امریکن فوج کے قبضہ میں ہے۔ اتحادی فوجوں کا سلسلہ اب باہم مربوط ہو چکا ہے۔ سپریم ہائی کمانڈ کے نزدیک اب ہماری حالت تسلی بخش سے بھی بہتر ہے۔ کل مسٹر چرچل نے نارمنڈی کے ساحل پر کئی گھنٹے گذارے۔ اتحادی فوجوں کو ساحل پر اترتے اور جنگی جہازوں کو دشمن کے ٹھکانوں پر گولہ باری کرتے دیکھا۔ آپ کے ساتھ مارشل سمٹس اور مارشل ایلن بروک چیف آف دی امپیریل سٹاف بھی تھے۔ آپ شام کو انگلستان واپس آ گئے۔ جنرل منٹگمری نے کل ایک بڑی پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ ہم نے ساحل کی لڑائی جیت لی ہے۔ یہاں دشمن کی اڑھائی لاکھ فوج تھی۔ جس میں سے دس ہزار سے زیادہ قیدی بنائی گئی ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ کل چودہ سو سے زیادہ امریکن بمباروں نے فرانس کی لڑائی میں حصہ لیا اور پیرس کے پاس چھ ریلوے پلوں پر بمباری کی۔ سانازیرا کی بندرگاہ کو بھی نشانہ بنایا۔ جو دشمن کی رسد اور کمک کا اہم مرکز ہے۔ پیرس کے مغرب میں سولہ ہوائی میدانوں پر بم باری کی۔ چودہ امریکن اور ۱۷ جرمن فائٹر برباد ہو گئے۔ حملے سے قبل ۸۲ ریلوے سنٹروں کو تین ماہ میں برباد کرنے کا شیڈول بنایا گیا تھا۔ اور حملہ کے روز پچاس کو برباد اور ۲۵ کو کافی نقصان پہنچایا جا چکا تھا۔

لنڈن ۱۳ جون۔ کل امریکن فوجوں کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ نارمنڈی میں ۲۳ ہزار پونڈ اشیاء خورونوش گرائی گئیں۔

لنڈن ۱۳ جون۔ کل لینن گراڈ کے محاذ پر روسی فوجیں فنی قلعہ بندیوں کو توڑ کر اندر گھس گئیں۔ اور تیس مقامات پر قبضہ کر لیا۔ لڈوگا ریلوے کے ایک اہم جنکشن پر بھی روسی قبضہ ہو چکا ہے۔ فنی فوجوں کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ روسی توپیں ایسی شدید گولہ باری کر رہی ہیں کہ جس سے اہل فن کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔

دہلی ۱۳ جون۔ شمالی برما اور چین میں اتحادی فوجوں کو رسد اور کمک پہنچنے میں رکاوٹ کی تمام جاپانی کوششیں ناکام بنائی جا چکی ہیں۔ اور فوجوں کو برابر سامان پہنچ رہا ہے کیمائن کے شمال مشرق میں دو میل کے فاصلہ پر دشمن کی ایک چوکی پر ہمارا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اب ہماری توپیں شہر پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

دہلی ۱۳ جون۔ اسلئے کہ لوگوں کو کم قیمت پر خانگی استعمال کے برتن مل سکیں۔ حکومت ہند نے ہر ماہ پیتل کی چادریں مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ ماہ جون کیلئے آٹھ سو ٹن کا کوٹا منظور کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ محاذ روم پر پسپائی کے علاوہ اٹلی میں جرمن ایڈریاٹک کے محاذ پر بھی تیزی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ جو جرمن قیدی بنائے گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ان کی صفوں میں افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۳ جون۔ جنرل منٹگمری نے فرانس میں لڑنے والی فوجوں میں سے امریکن فوجوں کو خاص طور پر خراج تحسین ادا کیا ہے۔